بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

# الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| نمبر ۲۹۹ | ۲۴ فتح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۶ء | جلد ۵۵/۲۰ |
|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

•— ربوہ ۲۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع یہ تھی کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت ان مبارک ایام میں حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

•— ربوہ ۲۳ دسمبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب کا ۱۴ دسمبر کو ڈھاکہ میں اپریشن ہوا تھا۔ ڈھاکہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی صحت تسلی بخش طور پر بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

---

•— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید تحریر فرماتے ہیں

”مکرم حکیم محمود احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ تا معلم صاحب دلجمعی سے سلسلہ کی خدمت کر سکیں۔“

---

•— مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ پچھلے دنوں لاہور سے گوجرانوالہ جاتے ہوئے بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ آپ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور آپ لاہور کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔

---

•— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

”فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنک میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے“

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

---

## یاد دہانی

آج وقف جدید کے سال نہم کے ختم ہونے میں آٹھ دن باقی رہ گئے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

---

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# تمام دوستوں کو حتی الوسع ربانی باتوں کو سننے کے لیے جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہونا چاہیئے

## جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم و رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالےٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرط صحت و فرصت اور عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ......... تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش ہوگی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔“

(آسمانی فیصلہ)

---

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۶ء

# اشتعال انگیزی کی بجائے دلائل سے گفتگو ہونی چاہیئے

ایک ہفت روزہ جس نے عوام کو احمدیوں کے خلاف انگیخت کرنے اور اشتعال دلانے کی گویا قسم کھائی ہوئی ہے اپنی ایک حالیہ ماہواری اشاعت میں جو تمام تر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز مضامین پر مشتمل ہے بڑے معصومانہ انداز سے رقمطراز ہے۔

"رہا کسی ایسی تحریک کا چلانا جو قادیانی مسلم نزاع کو پھر سے ۱۹۵۳ء ایسے حالات تک پہنچا دے تو واضح رہے کہ اگرچہ ۱۹۵۳ء کے حالات پیدا کرنے میں سب سے زیادہ دخل خود قادیانیوں اور قادیانیت کو تھا جس کا اعتراف انکوائری عدالت نے برملا کیا۔ بایں ہمہ نہ ہم اس کے قائل ہیں نہ ایسے مسئلے کا حل سمجھتے ہیں اور نہ ہی یہ بات ہمارے فکر و نظر کے کسی گوشے میں گھسنے کی گنجائش پا سکتی ہے۔ ہم دلائل کے قائل ہیں اور ہر اس بات کو جسے ہم غلط سمجھیں اس کا مقابلہ دلائل سے ہی کرنا چاہتے ہیں۔ سیدھی سی اور واضح بات کہ ہم نہ صرف یہ کہ خود کسی قسم کا اشتعال پیدا کرنا نہیں چاہتے، ہم یہ تہیہ کرکے کام کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کی جانب سے پیدا کردہ کسی اشتعال انگیزی سے بھی ہم متاثر نہیں ہوں گے۔ اور مسئلے کی بات کو مٹنے کی حد تک محدود رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔"

یہ عبارت ایک طویل نوٹ کا جو معاصر نے اپنے ذاتی نقطۂ نظر سے احمدیت کے تعارف کے لئے آغاز میں لکھا ہے ایک ٹکڑا ہے اگرچہ معاصر نے اس نوٹ میں جمہوریت کے متعلق بعض غلط انداز سے پیش کئے ہیں۔ تاہم ہماری رائے میں قارئین کرام کی نظر سے اس نوٹ کا گزر جانا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ احمدی دوستوں کو اس سے علم ہو جائے گا۔ کہ ایک غیر از جماعت مسلمان جو اپنے تئیں اسلام کا خیر خواہ اور محافظ خیال کرتا ہے۔ احمدیت کو کس نظر سے دیکھتا ہے اور ہمیں ایسے دوست کی غلط فہمیوں اور غلط اندازوں کو دور کرنے کے لئے کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے تاکہ معاصر اور اس سے متاثر ہونے والے مسلمانوں کو بدل سکے۔

اس ضمن میں پہلی چیز جو ہم مندرجہ بالا حوالہ کے متعلق کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ معاصر کے الفاظ کہ ہم دلائل کے قائل ہیں اور کہ ہم کسی قسم کا اشتعال پیدا نہیں کرنا چاہتے فی ذاتہ نہایت قابل تعریف ہیں مگر اصل چیز نیک نیتی ہے۔ بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث الاعمال بالنیات سے واضح ہوتا ہے کہ کام خواہ کچھ بھی ہو۔ اگر نیت بخیر ہو تو اعمال کے نتائج بھی مفید ہوتے ہیں۔

تاہم افسوس ہے کہ محولہ بالا حوالہ میں معاصر نے ایک بات سراسر غلط فرمائی ہے انکوائری عدالت کے اعتراف کا جو حوالہ معاصر نے دیا ہے وہ معاصر کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ جو شخص بھی انکوائری عدالت کی رپورٹ از اول تا آخر مطالعہ کرے گا۔ وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ۵۳ء کے ہنگاموں کی تمام تر ذمہ واری دوسروں پر آتی ہے نہ کہ احمدیوں پر۔ پھر یہ بات ہر ایک عقل میں آ سکتی ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی اقلیت ایک سواد اعظم کے خلاف کس طرح اشتعال انگیزی کر سکتی ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جس طرح بھارت میں ہندو مسلم اقلیت کے خلاف بخطرناک فسادات برپا کرتے ہیں۔ اور اشتعال انگیزی کا الزام مسلمانوں پر دھرتے ہیں یا جس طرح شکاری پرندہ ممولوں پر اشتعال انگیزی کا الزام لگائے۔ البتہ ممولوں کا ممولہ ہونا اگر اشتعال انگیزی سمجھا جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ پاکستان قانوناً ایک جمہوری ملک ہے اور اس کے دستور میں ہر ایک انسان کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے علاوہ ازیں قرآن کریم خود لا اکراہ فی الدین اور لکم دینکم ولی دین کا اصول نہایت زور کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو احمدیوں نے جب اوقات اپنے قانونی حقوق کی

حدیث النبیؐ

## لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

(۱) عن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاماً ورجلاً قد ظلل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر۔

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ آپ نے ایک اژدحام دیکھا جس میں ایک شخص پر (لوگ) سایہ کئے ہوئے تھے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی یہ روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

(۲) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم۔

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ تو روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو برا نہ سمجھتا تھا۔ اور نہ بے روزہ روزہ دار کو برا جانتا تھا۔

(بخاری کتاب الصوم)

---

ہم قربانی سے بھی محض دوسروں کو پُر امن رکھنے کے لئے گریز نہیں کیا۔ اس لئے اگر مخالفین آئین کے حدود کے اندر رہیں تو جس کو معاصر قادیانی مسلم نزاع کا غلط نام دیتا ہے کبھی وہ صورت نہیں اختیار کر سکتا جو نہ صرف ۱۹۵۳ء میں ہوا بلکہ انگریزی راج میں بھی کئی بار ہو چکا ہے

اسلامی اصولوں کی توجیہات میں بے شک احمدیوں کو بعض اہل علم حضرات سے اختلاف ہے اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر اختلاف نہ ہوتا تو جماعت احمدیہ کے وجود میں آنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ اگر ان اختلافات کے متعلق صرف احقاق حق کے لئے گفتگو کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ احقاق حق کی بجائے مخالفین کی طرف سے سیاست کاری سے کام لیا جاتا ہے اور اس سے بھی زیادہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ معاصر نے گو دلائل کا ذکر کیا ہے مگر جو کچھ اس نے اپنی اس ماہوار اشاعت میں احمدیت کے متعلق لکھا ہے اس کا دلائل سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ احقاق حق کے نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے بلکہ اس کی غرض عوام کے دلوں میں احمدیت کے متعلق منافرت پھیلانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (باقی)

---

## اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

# رمضان المبارک کے فضائل

## از افادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

(۲)

### تیسری فضیلت

رمضان المبارک کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ اس کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں مومن کے لئے سہولت پیدا ہو جاتی ہے، اس کی تنگیاں دُور ہو جاتی ہیں اور اس کے مصائب کا دَور ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو اس ماہ کے روزے فرض کرنے کے نتیجہ میں مَیں نے تمہارے لئے یُسر اور آسانی چاہی ہے تنگی اور عُسر میرا منشاء نہیں جیسا کہ فرمایا

یرید اللّٰہ بکم الیسر
ولا یرید بکم العسر

رمضان کے مہینہ میں مومن بظاہر کئی تنگیاں برداشت کرتا ہے وہ ایک ماہ تک صبح سے شام تک بھوکا اور پیاسا رہتا ہے گرمی کے موسم میں اس کی یہ تکلیف زیادہ شدت اختیار کر جاتی ہے۔ وہ نماز تہجد کے لئے اُٹھتا ہے، سحری کھانے کے لئے بھی اسے جلد جاگنا پڑتا ہے اس طرح اس کی نیند پوری نہیں ہوتی۔ پھر رمضان میں اُسے صدقہ و خیرات پر خاص زور دینا پڑتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے اور ذکرِ الٰہی اور عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے وہ اپنے کاروبار کو بھی صحیح طور پر نہیں کر سکتا اور اس طرح اسے مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے اس کی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب تکالیف عارضی اور وقتی ہیں۔ وہ خدا جس نے قرآن کریم جیسی مبارک کتاب اتاری ہے وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے بندے تنگیوں میں دن گزاریں۔ وہ تو ان کے لئے آسانی چاہتا ہے۔ پس اگر تم اس عارضی اور وقتی تکلیف کو برداشت کر لوگے تو تم خدا تعالیٰ کو پالوگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے روزے میرے لئے ہیں اور مَیں خود ہی اس کی جزا ہوں۔ اور جب کسی کو خدا تعالیٰ جیسا وجود مل جائے اور اس کے انوار و افضال کا وہ مورد بن جائے تو اس کو یہ عارضی دُکھ دُکھ محسوس نہیں ہوگا۔

ظاہری لحاظ سے بھی روزے انسان کی سہولت کا موجب ہیں۔ ایک مومن رمضان میں روزے رکھتا ہے۔ بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ بعض جائز کاموں سے بھی رُکتا ہے۔ ان ساری تکالیف کے نتیجہ میں اس کے اندر قوتِ برداشت پیدا ہو جاتی ہے، کفایت شعاری پیدا ہوتی ہے۔ محنت کی خصلت اجاگر ہوتی ہے۔ اگر وہ ان قوتوں کو بروئے کار لائے تو وہ اپنے لئے سہولت کے سامان مہیا کر لیتا ہے گویا یہ مہینہ دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے بھی ایک تربیت کا مہینہ ہے۔

پھر یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اصل غذا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کھلاتا ہے اور اصل زندگی بھی اسی غذا سے ہے۔ اس کے علاوہ جو غذا ہوگی وہ انسان کے لئے ہلاکت کا سامان پیدا کرے گی۔ اسی لئے ایک مومن کا فرض ہے کہ جو لقمہ بھی وہ اپنے مُنہ میں ڈالے اس کے متعلق غور کرے کہ وہ کس کے لئے ہے۔ اگر تو وہ خدا کے لئے ہے تو وہ صحیح غذا ہے اور اگر وہ نفس کے لئے ہے تو وہ صحیح غذا نہیں۔ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی ہدایت میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ اس کا ہر لقمہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ پھر اس فقرہ میں نہایت لطیف رنگ میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اگر تم مصائب اور تکالیف برداشت نہیں کروگے تو تم سہولت بھی نہیں اٹھا سکتے۔

### چوتھی فضیلت

رمضان المبارک کی چوتھی فضیلت یہ ہے کہ اس ایک ماہ کے روزے رکھ کر انسان اپنی ساری زندگی کو عبادت میں شمار کرا لیتا ہے۔ یعنی اگر ہر سال وہ رمضان کے روزے رکھ لے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی ساری زندگی ہی روزوں میں گزرے گی جیسا کہ فرمایا ولتکملوا العدۃ اور تاکہ تم گنتی کو پورا کر لو۔ اس فقرہ کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ سارے رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے ساری امتِ مسلمہ کو اس کی برکات سے اجتماعی فائدہ اٹھانے کا موقع دیا ہے۔ اگر صرف روزے رکھنے کا حکم ہوتا تو کوئی دس روزے رکھ لیتا کوئی بیس رکھ لیتا۔ پھر کوئی اس مہینہ میں روزے رکھتا کوئی دوسرے مہینہ میں رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم گنتی کو پورا کر لو۔ اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ہم نے رمضان کے روزے اسی لئے مقرر کئے ہیں تا تم اپنی زندگی پوری کر لو۔ انسان کھانے پینے کا محتاج ہے اس لئے وہ ساری عمر تو روزے نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک اصول مقرر فرمایا ہے کہ مومن کو اس کی ہر نیکی کا کم از کم دس گنا ثواب ملتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کل عمل ابن آدم
یضاعف الحسنۃ
عشرۃ امثالھا
الی سبعمائۃ ضعفٍ

یعنی ایک مومن کو ہر نیک عمل کے بدلہ میں دس گنا سے سات سَو گنا تک ثواب ملتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ایک ماہ کے روزے مقرر کر دئے اور اس طرح رمضان سارے سال کا قائم مقام ہو گیا اور جس شخص نے اس ماہ میں روزے رکھ لئے اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھ لئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

من صام رمضان
ثم اتبعہ ستًّا من
شوال کان کصیام
الدھر۔

یعنی جس شخص نے رمضان کے سارے روزے رکھے اور پھر اس کے ساتھ چھ روزے شوال کے رکھے اس نے گویا ساری عمر روزے رکھے۔ گویا رمضان کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں انسان کی زندگی واقعی زندگی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اس لئے اصل زندگی وہی ہے جو نیکی میں گزرے۔ جو حصہ عمر کا دنیا کے لئے گزرے وہ باطل ہے۔ جو لوگ دنیا میں ہی مصروف رہتے ہیں قرآنی اصطلاح میں انہیں مردہ کہا گیا ہے زندہ نہیں کہا گیا۔

پھر یہ مہینہ اس لحاظ سے بھی سارے سال کا قائم مقام ہو جاتا ہے کہ جو شخص اس مہینہ کو نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے۔ اس کے روزے ان کی پوری شرائط کے ساتھ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور نیکیاں کرنے کی بھی توفیق دیتا ہے اور وہ باقی گیارہ مہینوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کی توفیق پاتا ہے اور اس طرح اس کی ساری زندگی نیکیوں میں ہی گزرتی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی ساری زندگی اس مقصد کے لئے گزاری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُسے پیدا کیا تھا۔

### پانچویں فضیلت

رمضان المبارک کی پانچویں فضیلت یہ ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں جو انوار افضال اور رحمتیں ایک مومن پر نازل ہوتی ہیں ان کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ مقامِ توحید کو پہچان لیتا ہے اور اپنے مقامِ عبودیت کو بھی سمجھ لیتا ہے اور جو شخص مقامِ توحید اور مقامِ عبودیت کو سمجھ لیتا ہے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پا لیتا ہے۔ اور جس شخص نے اپنے مقصدِ پیدائش کو پا لیا وہ کامیاب ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکبروا اللّٰہ علی ما ھدٰکم اللہ تعالیٰ رمضان کے ماہ میں تم پر اس قدر افضال رحمتیں اور برکات نازل کرے گا کہ تم اس کی کبریائی بیان کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

تم قربانی کے ہر موقع کو تکلیف اور دُکھ نہیں سمجھو گے بلکہ اسے فضلِ الٰہی جانو گے اور یہی ایک مومن کا نقطۂ نگاہ ہونا چاہیئے جو قوم قربانی کو خدا تعالیٰ کی نعمت اور فضل سمجھنے لگ جاتی ہے اُسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ ضرور کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ لیکن حقیقی تکبیر یہی ہے کہ جتنا زیادہ ظلم ہو جتنی زیادہ مصیبت کا سامنا ہو اتنا ہی زیادہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور سمجھے کہ مجھ پر خدا تعالیٰ کے احسانات ہو رہے ہیں اور جو شخص تکلیف

اور دکھ کے وقت اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور بڑائی بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اس تکبیر اور بڑائی کے بیان کرنے کے نتیجہ میں بڑھاتا ہے اور وہ دنیوی اور دینی ہر لحاظ سے ترقی کر جاتا ہے۔

## چھٹی فضیلت

رمضان المبارک کی چھٹی فضیلت یہ ہے کہ اس کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لعلکم تشکرون ہم نے رمضان کو اس لئے اتارا ہے کہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔ اور جس شخص کا دل شکر سے بھر جاتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر کا ایک نہ ختم ہونے والا دَور شروع ہو جاتا ہے اور انسان ہر وقت ہی خدا تعالیٰ کے دروازہ پر ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو مَیں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اسکے نتیجہ میں تم میرا پھر شکر کرو گے تو مَیں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے شکر کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائیگا پھر اسی تسلسل شکر اور تسلسل انعامات کی وجہ سے ایک مومن کی اخروی زندگی اپنے محدود اعمال کے باوجود ابدی زندگی بن جائے گی۔

## ساتویں فضیلت

رمضان المبارک کی ساتویں فضیلت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو انسان کے قریب تر کر دیتا ہے جیسا کہ فرمایا واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اے میرے رسولؐ جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو تو کہہ دے مَیں انکے بالکل قریب ہوں۔ مومن پر جب دُکھ اور مصائب آتے ہیں تو وہ ان کو نہ صرف برداشت کرتا ہے بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اس کا ایک غلام سمجھنے لگ جاتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ اس کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے جس میں وہ ڈالا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے اس پر وا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو سُن لیتا ہے کہ انّی قریب۔ اور جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ اسنے خدا تعالیٰ کو پا لیا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو پالے اسے اور کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ اس مقام پر آ کر خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ میرا یہ بندہ چونکہ میرے پاس نہیں آسکتا مَیں خود ہی اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں۔ مَیں اس کی ہر پکار کو سنتا ہوں۔ اس کی ہر دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اِدھر اس کی آواز نکلتی ہے اُدھر مَیں اسے شرف قبولیت بخش دیتا ہوں۔ لیکن اس مقام پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ فلیستجیبوالی و لیومنوبی۔ وہ یقین رکھیں کہ جو احکام مَیں نے ان پر نازل کئے ہیں وہ ان کی بہتری کے لئے ہیں اور وہ میری توحید پر ایمان لائیں۔ میری صفات کی معرفت حاصل کریں اور میرے اخلاق کو اپنا کر میرے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور اس شک میں نہ پڑیں کہ ابتلاؤں کی وجہ سے ہم تباہ ہو جائیں گے بلکہ اپنے رب پر یقین رکھیں کہ وہ انہیں ضائع نہیں کرے گا بلکہ ان ابتلاؤں کے نتیجہ میں انہیں اور بھی ترقی بخشے گا۔

## آٹھویں فضیلت

رمضان المبارک کی آٹھویں فضیلت یہ ہے کہ اس کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں انسان نیکی اور خدا تعالیٰ کی اطاعت پر استقلال سے قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں رمضان میں مومنوں کی دعائیں سُنکر اور انہیں قبولیت کا شرف عطا کر کے انہیں توفیق دیتا ہوں کہ وہ ہدایت پر استقلال سے قائم ہو جائیں۔ لعلھم یرشدون۔ رشد کے ایک معنی نیکیوں پر دوام کے بھی ہیں جیسے لغت میں ہے الرشد الاستقامۃ علی طریق الحق۔ یعنی راہِ حق پر استقامت اختیار کرنا۔ جو شخص چند روز نیکی بجالاتا ہے اور پھر بغاوت اختیار کر لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے صحیح وارث وہی ہوتے ہیں جو نیکی پر استقلال اختیار کرتا ہے اور اپنے آخری سانس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوآ اپنی گردن پر رکھتے ہیں۔

رمضان کی عبادت کے نتیجہ میں انسان نیکی پر مداومت اختیار کر لیتا ہے اور اس نیکی پر مداومت کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھ لیتا ہے اور یہی اصل عبادت ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلےٰ عبادت یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو اور اگر تو خدا تعالیٰ کو نہ دیکھ رہا ہو تو کم سے کم ایسی کیفیت ضرور ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہو اور یہ کیفیت رمضان کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔

## نویں فضیلت

رمضان المبارک کی نویں فضیلت یہ ہے کہ اس کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں انسان کو تقوٰے نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں روزوں کی فرضیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے لعلکم تتقون کہ تا تم ان کے ذریعہ تقوٰی اختیار کرو۔ تم متقی بن جاؤ۔ اتقاء وقایہ سے ہے جس کے معنے ڈھال یا ایسی چیز کے ہیں جس کے ذریعہ انسان دوسرے کے حملہ سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے لعلکم تتقون کہہ کر یہ بتایا ہے کہ تم ان روزوں کے نتیجہ میں ہر شر سے محفوظ رہو گے۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ آئے گی اور تمہاری صحت کو بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔ رمضان کے دوران بے شک کچھ کوفت ضرور پہنچتی ہے مگر رمضان کے ختم ہونے کے بعد انسان جسم میں ایک نئی قوت اور تر و تازگی کا احساس کرنے لگتا ہے۔

تقوٰی جو رمضان کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے کوئی معمولی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ انسان ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کر سکتا ہے جو اس کی ہر ایک اندرونی طاقت اور قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہوتے ہیں۔ تقوٰے کے ذریعہ انسان کا رعب مخالفوں کے دلوں پر بھی پڑتا ہے اور وہ ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ حقیقی عظمت اور حکومت کا باعث بھی فقط تقوٰے ہے جیسے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی شخص ہے جو زیادہ متقی ہے۔ تقوٰے کے بغیر حقیقی عقل اور صحیح فراست بھی میسر نہیں آسکتی۔ اور نہ حقیقی راحت اور خوشی نصیب ہو سکتی ہے۔ متقی کے لئے خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل سے مخلصی کے سامان کر دیتا ہے۔ اس کی ضروریات کا وہ خود متکفّل ہو جاتا ہے اسے تنگیوں سے نجات دے کر اس کے لئے سہولت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے برائیوں کو دُور کرتا ہے۔ اس کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ اس کی دعاؤ کو سنتا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ وہ اس کا دوست بن جاتا ہے اللہ ولی المتّقین۔ اور اسے مکالمات اور مکاشفات سے نوازتا ہے۔ وہ اس کے کان بن جاتا ہے جن سے وہ سُنتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے۔ اور اسے ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے اور صرف اُسے ہی ہر شر سے محفوظ نہیں رکھتا بلکہ جو بھی اس کے پاس آتا ہے وہ شر سے بچایا جاتا ہے۔ اس کی آئندہ نسل بھی ایک حد تک رذالت اور احتیاج سے محفوظ رہتی ہے۔ غرض تقوٰے ایسی عظیم الشان نعمت رمضان سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس سے محروم رہتا ہے اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔

(باقی)

---

# ۲۹ رمضان کی دُعائیں حاصل کرنے کا جذبہ

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید مکرم محمد یوسف ناصر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ نے ۲۹ رمضان کی تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں حاصل کرنے کے جذبہ سے اپنے وعدے سال ۳۳/۲۳ کے ساتھ ہی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

دیگر مخلصین سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے وعدوں کی ادائیگی اوّلین فرصت میں کریں تا کہ ۲۹ رمضان کی دعاؤں سے مستفیض ہو سکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

---

# ولادت

مؤرخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۶۶ء (یکم رمضان) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم۔ اے ایل ایل۔ بی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، لمبی عمر والا۔ خادمِ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی)

# رمضان سے فائدہ اٹھانے کے طریق

از مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۱)

یوں تو ہر دم خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں مومنوں کے دلوں پر نازل ہوتی ہیں لیکن خداوند کریم نے اپنے انوار و افضال کی خصوصی بارش کے لئے بطور فضل و احسان ہمارے لئے رمضان شریف کے مہینہ کو خاص طور پر مبارک ٹھہرایا ہے۔ اس ماہ دیگر ایام کی نسبت تقرب الی اللہ کے مواقع بعض مخصوص فضلوں کے نتیجہ میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم ان مبارک ایام سے مستفید ہونے کا عزم صمیم کرتے ہوئے عمل کی طرف توجہ کریں۔

رمضان شریف کا تعارف کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدًی للناس وبیّنٰت من الهدٰی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ۔ ۔ ۔ ۔ واذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون" (سورۃ البقرۃ)

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے نہایت جامع طور پر رمضان شریف کی خصوصی برکات اور اُن سے استفادہ کے طریقوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

ایک موقع پر آخری شعبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ رمضان کے متعلق فرمایا کہ یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت درمیانی باعث مغفرت اور انتہائی حصہ دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:۔

"اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین"

کہ رمضان کا مہینہ روحانیت میں ترقی کے لئے نہایت سازگار ہے۔ اس کی آمد پر مومنوں کے لئے جنت کے تمام دروازے وا کر دئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازوں پر تالے لگائے جاتے اور شیاطین کی طاقتوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

## پہلا طریق

اس ماہِ مبارک سے فائدہ اٹھانے کا بنیادی طریق اللہ تعالیٰ نے "فمن شهد منکم الشهر فلیصمه" کہہ کر بیان فرمایا ہے۔ کہ اولین اقدام اس مہینہ میں روزہ رکھنا ہے۔ جس قدر عشق اور محبت کے ساتھ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (ملفوظات)

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو امامہؓ نے آنحضرت کی خدمت میں استفسار اً عرض کیا کہ اے اللہ کے حبیب! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے یا کام فرما دیجئے جس کے نتیجہ میں مجھے اللہ کریم کی طرف سے خاص فائدہ پہنچے۔ آپ نے فرمایا "علیك بالصوم" تو روزہ رکھ کہ اس جیسا اور کوئی عمل نہیں۔ جو الٰہی رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے کا موجب ہو۔ لیکن روزہ کی بناء صدق نیت اور دلی خلوص پر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "الصوم لی وانا أجزی به" کہ روزہ کا تعلق براہ راست مجھ سے ہے میں خود ہی اس کی جزاء ہو جاتا ہوں۔ پس ظاہر ہے اس کا تعلق بلاواسطہ عالم الغیب علیم و قدیر ہستی سے ہے۔ اسلئے علی الخصوص اس عبادت میں پوری راستبازی نہایت ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں فرماتے ہیں:

"من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه" (بخاری)

یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر مبنی اعمال کو کلیتہً چھوڑ نہیں دیتا اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا کو کچھ غرض نہیں۔ حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے نہایت مکمل طور پر روزہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمایا ہے کہ

"یاد رکھنا چاہیئے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں بلکہ اصل روزہ دل کی نیکی اور ضبطِ نفس اور تقویٰ اخلاص اور انابت الی اللہ اور خصوصی دعاؤں کا روزہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے اور زمین سے اٹھکر آسمان کی بلندیوں تک پہنچتا ہے۔" (بحوالہ الفضل)

پس بنیادی طریق رمضان شریف سے فائدہ اٹھانے کا روزہ کو اپنی پوری شرائط کے ساتھ رکھنا ہے۔

## دوسرا طریق

دوسرا طریق رمضان شریف کی خصوصی برکات سے مستفید ہونے کا تلاوت قرآن کریم ہے۔ کیونکہ یہ رمضان سے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ رمضان کے ساتھ ہی اس کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہدایت سے متعلقہ بینات اور حق و باطل میں تمیز کے امور اسی میں مذکور ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے "الخیر کله فی القرآن" کہ ہر قسم کی خیر و برکت کا مبداء و مخزن قرآن کریم ہی ہے اسے حرزِ جان بنا لینا انسان کی حقیقی فلاح کا ضامن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل ہمارے سامنے ہے۔ ہر رمضان میں جبرائیل روزانہ آپ کے پاس تشریف لاتے اور آپ قرآن کریم کا دور فرماتے۔ اسی طرح آخری رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے دو دفعہ کلام پاک تلاوت فرمائی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم قرآن کریم کو بار بار نہ پڑھیں۔ اس وقت تک ہم اسکے تمام خزانوں سے آگاہ ہو کر مستفید نہیں ہو سکتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دینگے
وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

پس آسمانی عزت پانے کے لئے جو رمضان شریف کی علی الخصوص غرض ہے، نہایت ضروری ہے کہ انسان صدق دل اور پاک نیت کے ساتھ قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرے۔ اس کے لئے اعماق قلب میں محبت پیدا کرے۔ حتیٰ کہ بے اختیار منہ سے یہ آواز نکلے ؏

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پس قرآن کریم اکثر تلاوت کرنا اس پر غور و تدبر کرنا رحمت کے ذکر پہ شکر کرنا اور عذاب کے ذکر پہ استغفار کرنا قرآن کریم کے معنی سمجھنے کا ذریعہ اور انتہائی خیر و برکت کا موجب ہے۔ یہ رمضان شریف کی غرض و غایت کو پورا کرنے اور اسکی برکات سے استفادہ کا بہترین طریق ہے۔ اس سلسلہ میں درس وغیرہ سے فائدہ اٹھا کر قرآنی معارف جاننے کا رمضان شریف میں سنہری موقعہ ہوتا ہے۔ (باقی)

## راولپنڈی کی جماعت میں معاونین خاص میں اضافہ

تحریک جدید کو کم از کم ایک ہزار روپیہ سالانہ چندہ دینے والے ہمارے معاونین خاص میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے اطلاع کے مطابق ان کی جماعت میں دو مزید دوستوں نے سال نو سے ایک ہزار روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۱۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب
۲۔ مکرم شیخ عبدالغفور صاحب۔ صراف

ہر دو احباب نے نقد ادا فرما دی ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں خیر و برکت نازل فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## ہر طفل کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونا چاہیئے چندہ کی شرح کم از کم پچاس پیسے سالانہ ہے

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# والدین کی خدمت

ملک منظور احمد صاحب انور لاہور

دنیا میں خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار نعمتوں میں سے ایک بہت ہی قابل قدر نعمت انسان کے لئے اس کے والدین ہیں۔ لیکن اس نعمت کی اتنی قدر و منزلت نہیں کی جاتی جتنی کہ خدا تعالیٰ اور اسکے پیارے رسولؐ چاہتے ہیں

## قرآن پاک کا ارشاد

سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور پھر (دوسرے نمبر پہ یہ کہ) اپنے والدین کے ساتھ پوری طرح احسان کرو۔ اور اگر تم ان دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بھی بڑھاپے میں پاؤ تو "ہماری نصیحت یہ ہے کہ ان کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی جھڑکو۔ اور ان کو شریفانہ بات کہو اور تو مہربانی سے عاجزی کے بازو پھیلائے (رکھ) اور یہی نہیں (مزید براں) ان کے لئے دعا بھی کرتا رہ کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے صغر سنی میں رحم کے ساتھ مجھے پالا اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ تمہارا پروردگار تمہارے دلوں کی مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے اگر تم نیک ہو گے تو یقیناً وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

## رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خوش قسمت وہ انسان ہے کہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرلے۔ اور بد قسمت وہ انسان ہے کہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اور اسکے گناہ معاف نہ ہوں۔ پھر ایک دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کی رضا میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور والدین کی ناراضگی میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مندرجہ ذیل واقعہ سنایا۔ جس کا حضرت سیدنا مصلح موعودؓ نے بھی کئی بار اپنے خطبات میں ذکر کیا ہے۔ کہ تین آدمی اکٹھے مل کر کہیں باہر سفر پر جا رہے تھے۔ کہ راستے میں بارش اور آندھی نے ان کو گھیر لیا تو وہ اس سے بچنے کے لئے ایک غار کے اندر چلے گئے ناگہاں ایک بڑے بھاری پتھر نے لڑھک کر ان کے غار کے منہ کو بند کر دیا وہ بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ اب کیسے یہاں سے نکل سکیں گے۔ جب کہ ہماری آواز کو بھی کوئی سننے والا موجود نہیں۔ آخر کار انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ آؤ آج ہم اپنی کسی گذشتہ کی ہوئی نیکی جو کہ ہم نے محض رضائے الٰہی کے لئے کی ہو کا حوالہ دے کر اپنے قادر و توانا سے دعا کریں کہ وہ ہم سے اس مصیبت کو ٹالدے چنانچہ باری باری تینوں نے اپنی اپنی ایک نیکی کا حوالہ دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ اے باری تعالیٰ تجھے معلوم ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور ضعیف تھے اور میں بلاناغہ شام کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ لیکن ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں کسی وجہ سے دیر سے پہنچا اور میں جب دودھ لے کر گیا تو وہ سو چکے تھے۔ میں نے انہیں نیند کے خلل کے خیال سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور انتظار ہی کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور میرے بچے اور میری بیوی بلبلاتے ہوئے سو گئے۔ اور میری بیوی مجھے کوستی ہی رہی کہ اگر ماں باپ سو گئے تھے تو ہمیں ہی دودھ دے جاتے۔ لیکن اے میرے خدا میں نے تیری خاطر اپنے ماں باپ کو مقدم رکھا اور تیری رضا کی خاطر میں صبح تک کھڑا رہا۔ اسلئے اے مشکل کشا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے ہی کیا تھا۔ تو میں اس نیکی کا واسطہ دے کر تجھ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ تو ہمیں اس مشکل سے نجات دے۔ اس پر ایک تیز آندھی کا جھونکا آیا اور پتھر غار کے منہ سے سرک گیا

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کرکے فرمایا کرتے تھے "کہ مجھے یمن کی طرف خدا تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا"۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں۔ مگر وہ آپکی زیارت نہیں کر سکتے صرف اپنی والدہ کی خدمت گذاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی تھی یا اویس قرنی یا مسیح کو یہ ایک عجیب بات ہے۔ جو دوسرے لوگوں کو خصوصیت سے نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے گئے تو اویس قرنی نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چراتے ہیں"۔

## والدہ کی خدمت

ایک نو مسلم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں یہ شکایت پیش ہوئی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت نہیں کرتا۔ اس پر حضور نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔ "السلام علیکم۔ مجھ کو یہ بات سنکر بہت رنج ہوا ہے اور دل کو سخت صدمہ پہنچا۔ کہ تم اپنی والدہ صاحبہ کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کے بعد والدہ کا وہ حق ہے۔ جس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا اور نہ ہی اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ موت کا اعتبار نہیں ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو پیاس رات کو لگی تھی۔ اس کا بیٹا اسکے لئے پانی لے کر آیا تو وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا تعالیٰ نے اسکو اسکی خدمت کے لئے بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے اور اگر باز نہ آئے تو اسکو طلاق دیدو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہو رہا ہے اور طاعون دنیا کو کھائے جا رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو جاؤ۔ اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے۔ تو خدا تمہیں برکت دے گا۔ یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک عمیت سے پالا تھا۔ اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔ پس خدا تعالیٰ اس گناہ سے درگذر نہیں فرمائے گا۔ جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے اس دن پچھتاؤ گے۔ جب دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں اس لعنت سے بچائے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ خراب بدزبان ہے اور تمہیں ہی بدخلقی کرتی ہے اور خواہ کیسی ہی تمہارے نزدیک بری ہے وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ ان کے حق ان تمام باتوں سے بڑھکر ہیں۔ تمہاری خوش قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو پڑھکر توبہ کرو۔ اور سخت بدقسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے"۔

(خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود)

میں تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے والدین جیسی انمول موتیوں کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہوئے ان سے حسن سلوک۔ ادب و احترام اور عزت و تکریم سے پیش آئیں اور ان کی مقدور بھر خدمت کرکے ان سے دعائیں لیں وہ بھائی اور بہنیں جو والدین جیسی نعمت سے محروم ہو چکے ہوں۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے والدین کے لئے ہر نماز میں درد دل سے دعا مانگ کر ان کی روح کے لئے باعث رحمت اور تسکین کا موجب بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

---

## بقیہ تقسیم حفاظ

## جماعت احمدیہ برائے تراویح

| نمبر شمار | نام جماعت | نام حفاظ |
|---|---|---|
| ۱ | نوشہرہ چھاؤنی | حافظ عطاء الحق صاحب |
| ۲ | گرمولا ورکاں | حافظ محمد یوسف صاحب |
| ۳ | سلطانپورہ لاہور | حافظ محمد یعقوب صاحب اسلم |
| ۴ | دارالذکر۔ لاہور | حافظ عزیز احمد صاحب آف چنیوٹ |
| ۵ | مسجد محمود۔ ربوہ | حافظ رشید احمد صاحب |

(ناظر اصلاح و ارشاد)

---

## لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ ہمیں اس موقع پر چارپائیاں۔ ٹوکریاں۔ پانی سے سالن نکالنے والے بڑے چمچے۔ ڈوئیں۔ جھاڑو۔ دستر خوان۔ لالٹینیں درکار ہیں۔ لجنات سے التماس ہے کہ وہ جو سامان بھی بھیج سکتی ہوں۔ وہ جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ ضرورت پر کام آسکے۔ دیہاتی لجنات خاص طور پر دستر خوان، جھاڑو، اور ٹوکریاں بھجوائیں۔

(انچارج دفتر ناظم جلسہ سالانہ (زنانہ) ربوہ)

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۲۲ دسمبر۔ بھارت کی وسیع پیمانے پر جنگی تیاریوں کے پیش نظر قومی اسمبلی نے ملک میں ہنگامی حالات برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قائد ایوان مسٹر عبدالصبور خان نے ایوان کو بتایا کہ بھارت نے اپنا جنگی بجٹ سات ارب روپے سے بڑھا کر ساڑھے تیرہ ارب روپے کر دیا ہے جس سے پاکستان کی سلامتی کو زبردست خطرہ لاحق ہے اس لئے ملک سے ہنگامی حالات ختم نہیں کئے جا سکتے۔

قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے مسٹر نورالاسلام نے ملک کے ہنگامی حالات ختم کرنے کی ایک قرارداد پیش کی تھی۔ جو بھاری اکثریت سے مسترد کر دی گئی۔ اس قرارداد میں یہ کہا گیا تھا کہ ہنگامی حالات ختم کئے جائیں۔ کیونکہ گزشتہ ستمبر میں جو حالات پیدا ہوئے تھے وہ تو اب باقی نہیں رہے۔ قرارداد پر رائے شماری میں اس کے خلاف ۴۲ اور اس کے حق میں ۵ ووٹ آئے۔

• ڈھاکہ ۲۲ دسمبر۔ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ جب تک اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق تنازعہ کشمیر کا تصفیہ نہ ہو جائے اور پچاس لاکھ کشمیری عوام سے کئے گئے بین الاقوامی وعدے پورے نہ کئے جائیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستی نہیں ہو سکتی۔ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ اقوام متحدہ کشمیر پر بھارت کے اقتدار کو تسلیم کرتی ہے اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے سامنے یہ تنازعہ موجود ہے اور وہ سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق اس تنازعہ کو طے کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کرنے کی پابند ہے

مسٹر پیرزادہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ نے ایک حالیہ بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے جموں اور کشمیر کے تمام علاقہ پر بھارت کی قانونی اور انتظامی بالادستی کو تسلیم کر لیا ہے یہ دعویٰ غلط ہے انہوں نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ اس متنازعہ علاقہ کس کی بالادستی تسلیم کی جائے۔

• جکارتہ ۲۲ دسمبر۔ انڈونیشیا کی خاص فوجی عدالت میں سرکاری وکیل نے سفارش کی ہے کہ انڈونیشی فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل عمر دانی کو سزائے موت دی جائے۔ ایئر مارشل دانی کے خلاف انڈونیشیا میں گزشتہ سال کی ناکام بغاوت میں حصہ لینے کے الزام کے تحت مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ سابق ایئر مارشل عمر دانی نے مقدمہ کی سماعت کے دوران اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے گزشتہ سال ستمبر کی ناکام بغاوت میں حصہ لیا تھا۔

• لاہور۔ ۲۲ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے ہدایت کی ہے کہ جرگوں کے نظام کو مؤثر بنانے اور عوام کو سستا اور جلد انصاف مہیا کرنے کے لئے جرگوں میں ایسے لوگوں کو شامل کیا جائے جن کا کردار بے داغ ہو اور وہ عدل و انصاف کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

گورنر نے کمشنروں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ایسے افراد کو جرگوں کی رکنیت سے خارج کریں جن کی شہرت اچھی نہیں۔ مزید برآں سزا یافتہ افراد اور برطرف شدہ سرکاری ملازموں کو بھی جرگوں کا رکن نہ بنایا جائے۔

• انقرہ۔ روس کے وزیراعظم مسٹر کوسیجن نے کہا ہے کہ روس اور ترکی کی سلامتی کا تقاضا ہے کہ مشرق قریب و مشرق بعید کے علاقہ میں مکمل طور پر امن و امان قائم رہے۔

روسی وزیراعظم مسٹر کوسیجن نے یہ بات ایک عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہی جو ترکی کے صدر نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ روس اس بات کا عزم رکھتا ہے کہ وہ ترکی کے ساتھ دوستی کی پالیسی پر عمل پیرا رہے گا اور ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے جو روس اور ترکی کے درمیان اچھے ہمسایوں اور دوستی کی بنیاد پر تعلقات مستحکم کرنے میں حائل ہو۔

• کراچی ۲۲ دسمبر۔ مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل مسٹر انعام اللہ خان نے بتایا ہے کہ انڈونیشیا کی معاشی حالت روز بروز بہتر ہو رہی ہے اور ملائیشیا کے بارے میں اس کی حالیہ پالیسی بہت دانشمندانہ ہے وہ گزشتہ روز یہاں روٹری کلب کی "انڈونیشیا آج کل" کی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے

---

# صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

## سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

---

# درخواست ہائے دعا

مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال بعمر ۸۰ سال عرصہ سے بعارضہ بخار و سانس کی تکلیف سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

احباب شاہ صاحب موصوف کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (مسعود احمد سوہاوی۔ دفتر الفضل ربوہ)

۲۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے کہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے میرے داماد سید مجید اختر چیف اکاؤنٹنٹ ہولی فیملی ہسپتال پنڈی میں بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی و صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ تندرستی عطا فرمادے۔ آمین (حکیم سید عبدالہادی مقیم ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد چوہدری محمد اسلم صاحب ایک عرصہ سے بدن میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور اب لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شاہد احمد چوہدری دارالصدر غربی ربوہ)

---


نورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے تمام سرموں اور کاجلوں کا سرتاج

آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ


بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قیادت اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

# چھوٹے شہروں اور قصبات میں آٹے کی فراہمی کا مسئلہ

یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ صوبائی حکومت نے گندم کی مصنوعی قلت سے پیدا ہونے والے حالات پر قابو پانے کے سلسلہ میں بروقت اقدامات کر کے ان مشکلات کو بڑی حد تک دور کر دیا ہے جن سے عوام دوچار تھے۔ حکومت کے ان اقدامات کو ہر طبقہ میں بنظرِ استحسان دیکھا گیا ہے اور عوام اس پر حکومت کے بجا طور پر ممنون ہیں اور انہیں ہونا بھی چاہیئے۔

چنانچہ حکومت کے بروقت اور مستحسن اقدامات کے نتیجہ میں بڑے شہروں میں صورتِ حال سدھر گئی ہے اور وہاں عوام کو مناسب قیمت پر آٹا دستیاب ہو رہا ہے۔ لیکن بعض چھوٹے شہروں اور قصبات سے ایسی خبریں آ رہی ہیں اور اخبارات میں بھی بعض ایسی خبریں شائع ہوئی ہیں کہ وہاں آٹا اصل ضرورت کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل مقدار میں مہیا کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے عوام بدستور مشکلات سے دوچار ہیں۔ وہ مجبور ہیں کہ راشن ڈپوؤں سے نہایت قلیل مقدار میں دستیاب ہونے والے آٹے کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کہیں نہ کہیں سے مہنگے داموں گندم حاصل کریں یا پھر بھوکے رہیں۔

چھوٹے شہروں اور قصبات میں رونما ہونے والی اس تکلیف دِہ صورتحال کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ بعض مقامی افسران کی طرف سے آٹے کی قلیل سپلائی کے حق میں یہ عذر پیش کیا جا رہا ہے کہ بجلی کی سپلائی میں ناگزیر کمی واقع ہو جانے کی وجہ سے ان علاقوں کے فلور ملز کی کارکردگی متاثر ہوئی ہے اور وہ اتنی مقدار میں آٹا پیسنے سے قاصر ہیں کہ ان علاقوں کی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کیا جا سکے۔ بجلی کی سپلائی میں کمی کے پیشِ نظر فلور ملز جتنا آٹا پیستے ہیں اتنا ہی سپلائی کیا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اب اگر اصل ضرورت پوری نہیں ہوتی اور آٹا کا ایک قلیل حصہ ہی پورا ہو پاتا ہے تو ان کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ مقامی افسران کا یہ عذر کتنا ہی حقیقت پر مبنی کیوں نہ ہو ظاہر ہے اس عذر سے عوام کے پیٹ تو نہیں بھر سکتے۔ اس عذر کے جواز کو نہ عقل تسلیم کر سکتی ہے اور نہ پیٹ۔ جیسا کہ خود گورنر صاحب، صوبائی وزیر خوراک اور محکمہ خوراک کے اعلیٰ افسران بار بار اپنے بیانوں میں یہ واضح کر چکے ہیں ملک میں خدا کے فضل سے کافی مقدار میں گندم موجود ہے اور جو کمی تھی بھی اسے باہر سے گندم درآمد کر کے پورا کر لیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں اس قسم کا عذر خواہ مخواہ بد دلی پھیلانے کے مترادف ہو گا۔ جب ضرورت ملک میں گندم موجود ہو اور پھر بھی بعض علاقوں کے عوام اس کے حصول سے محروم رہیں یہ ایسی ناگوار صورتِ حال ہے جسے متعلقہ افسران کو فوراً دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ صورتِ حال محض عذر پیش کرنے سے دور نہیں ہو سکتی عذر پیش کرنے کی بجائے ایسے اقدامات عمل میں لانے چاہیئں جن کے نتیجہ میں چھوٹے شہروں اور قصبات کے عوام کو بھی حسبِ ضرورت آٹا یا گندم ملنے لگے رسمی عذرات سے تو کچھ ...

رہے۔ وہ تو گندم سے ہی بھریں گے۔

ہمارے نزدیک بجلی کی سپلائی کم ہو جانے کی وجہ سے اگر فلور ملوں کی کارکردگی پر اثر پڑا ہے تو پھر حکومت کو چھوٹے شہروں اور قصبات کی چکیوں کو بھی کام میں لانا چاہیئے۔ اور ان میں اپنی زیرِ نگرانی آٹا پسوا کر اسے مقامی طور پر سپلائی کرنا چاہیئے تاکہ عوام کو حسبِ ضرورت مناسب نرخوں پر آٹا مل سکے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر ایسے مقامات پر راشن ڈپوؤں سے آٹا کی بجائے گندم سپلائی کرنے کا فوری طور پر انتظام ہونا چاہیئے تاکہ عوام کی مشکلات دور ہوں۔ بہرحال جو بھی صورت ہو عوام کو پیٹ بھرنے کے لئے ضرورت کے مطابق آٹا یا گندم ملنی چاہیئے۔

ہمیں امید ہے کہ حکومت چھوٹے شہروں اور قصبات کے عوام کی مشکلات کا بھی احساس کرتے ہوئے انہیں دور کرنے کے لئے فوری اور مؤثر قدم اٹھائے گی۔

اور جیسا کہ ہم نے سطورِ بالا میں عرض کیا ہے اس کی دو ہی صورتیں ہیں :-

اوّل۔ یا تو حکومت چھوٹے شہروں اور قصبات کی چکیوں پر اپنی نگرانی میں آٹا پسوانے اور اسے مقامی طور پر سپلائی کرنے کا انتظام کرے۔

دوم، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایسے مقامات پر وہاں کی اصل ضرورت کے مطابق عوام کو آٹا کی بجائے گندم سپلائی کرنا شروع کر دے۔

اس کے بغیر ان مقامات کے لوگوں کی مشکلات دور نہیں ہو سکتیں۔ یہ مسئلہ بہرحال حکومت کی فوری توجہ کا محتاج ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ حکومت اسے خاطر خواہ طریق پر حل کرنے کے لئے فوری اور مؤثر قدم اٹھائے گی۔

## قائدین خدام متوجہ ہوں

بار بار یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قائدین مجالس ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک جمع شدہ چندہ مرکز کو بھجوا دیا کریں۔ مگر بہت تھوڑی تعداد میں مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے قائدین حضرات اس بارہ میں سستی نہ کریں اور جمع شدہ رقوم جلد از جلد مرکز کو ارسال کر دیں۔

(مہتمم مالی مرکزیہ)

## فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں

دفتر ہذا میں موصول ہونے والے متعدد خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصول شدہ بہت سی رقوم مقامی جماعتوں میں پڑی ہیں۔ تمام جماعتوں کے سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن و سیکرٹریان مال کی خدمت میں تاکیدی گزارش ہے کہ فاؤنڈیشن کی رقوم جس قدر بھی جمع ہوں فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دی جائیں۔ امراء و صدر صاحبان مقامی سے گزارش ہے کہ وہ یہ نگرانی بھی رکھیں۔ کہ جمع شدہ چندہ فاؤنڈیشن ساتھ کے ساتھ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

## دعائے مغفرت

میرے بھانجے مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جو کہ حضرت مولوی فضل دین صاحبؓ آف کھاریاں ضلع گجرات کے بڑے صاحبزادے تھے مورخہ ۹ ردسمبر بروز جمعۃ المبارک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے اور اپنے اثر و رسوخ کے سبب اپنے علاقہ میں بہت مشہور تھے۔ کافی عرصہ تک جماعت احمدیہ کھاریاں کے امیر رہے دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی ساری اولاد کو حضرت مولوی صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(عبد الخالق جامعہ احمدیہ ربوہ)

## ضروری تصحیح!

مورخہ ۱۳ ردسمبر ۱۹۶۶ء کے الفضل میں صفحہ ۸ پر محترم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب مرحومؓ سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اس میں غلطی سے لکھا گیا تھا کہ محترم میاں صاحب مرحومؓ کے والد حضرت ماسٹر ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پنجابی کے مشہور شاعر تھے۔ جو درست نہیں۔ پنجابی کے مشہور شاعر محترم میاں ہدایت اللہ صاحبؓ لاہوری تھے۔ نہ کہ محترم میاں محمد یوسف صاحب کے والد حضرت ماسٹر ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف جہلم۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

## درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی مکرم سجاد احمد صاحب ابن مکرم سید علی احمد صاحب اناوی کو اللہ تعالیٰ نے ۲ ردسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "فریدہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولودہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں نیز اس کی والدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(سید شاہ محمد احمد اشرف کارکن دار الضیافت ربوہ)

## الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۳۱ ردسمبر ۱۹۶۶ء بوقت ۴ بجے شام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ میں منعقد ہوگا تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے ایجنڈا حسب ذیل ہے۔ (۱) سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ را کتوبر ۶۶ء (۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ (۳) انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ (۴) کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

(ظہور احمد باجوہ۔ چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵۴